اللہ تعالیٰ نے چاند کو سراپا نور اور اپنی قدرت کی نشانی بنایا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ ﴿فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾(١)، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَمَا أَمَرَ،﴿خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ﴾(٢)، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى وَطَاعَتِهِ، وَالتَّدَبُّرِ فِي قَوْلِهِ:﴿إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ﴾(٣). اتَّقُوهُ سُبْحَانَهُ، وَتَفَكَّرُوا فِي عَظِيمِ خَلْقِهِ، وَمَا أَوْدَعَ فِي هَذَا الْكَوْنِ مِنْ بَدِيعِ صُنْعِهِ؛ أَفْلَاكٌ وَمَجَرَّاتٌ، وَحَقَائِقُ بِأَرْقَامٍ مُبْهِرَاتٍ، تُذْهِلُ عُقُولَ الْمُتَفَكِّرِينَ، وَتُدْهِشُ أَلْبَابَ الْمُتَأَمِّلِينَ،﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ﴾(٤).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے چاند کو سراپا نور اور اپنی قدرت کی ایک واضح نشان بنایا ہے (٥)، یہ خدائے عَزَّوَجَلَّ کی مخلوقات میں سے ایک عظیم الشان مخلوق ہے چاند اللہ تعالی کی کامل قدرت اور اس کے بلیغ علم و حکمت پر دلالت کرنے والا ہے اس کے نام پر باری تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک سورہ کا نام رکھا ہے اور اپنی کتاب میں اٹھائیس مقامات پر اس کا تذکرہ کیا ہے (٦)، اور اس کی اہمیت کو پختہ کرنے اور اس کے عظیم نفع کو واضح کرنے کیلئے اس کی قسم کھائی ہے چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿كَلَّا وَالْقَمَرِ﴾(٧)، آگاہ ہو جاؤ قسم ہے چاند

کی ایک دوسری آیت میں خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے :(وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ)[۸]. اور چاند کی قسم جب وہ بالکل پورا ہوجائے میرے دوستو! چاند اپنی بناوٹ میں انوکھا اور اپنی چمک دمک میں انتہائی حسین وجمیل ہے اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا ہے:(هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا)[۹]. اور اللہ وہی ہے جس نے سورج کو سراپا روشنی بنایا اور چاند کو سراپا نور بنایا پھر باری تعالیٰ نے چاند کو اپنے بندوں کیلئے مسخر کردیا ہے اور اسے ان کے کام پر لگادیا ہے چنانچہ اس کا ارشاد ہے :(وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى)[۱۰]. اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگادیا ہے ہر ایک معین میعاد کیلئے رواں دواں ہے۔ بلا شبہ چاند کی حرکت ایک واضح اور پختہ نظام کے مطابق ہے،(لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ)[۱۱]. نہ تو چاند کی یہ مجال ہے کہ وہ سورج کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے اور یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں چنانچہ چاند اپنے متعیّن نظام سے نہ تو آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ ہی اس سے پیچھے ہو سکتا ہے اسی طرح نہ جلدی نکل سکتا ہے اور نہ ہی اپنی مرضی سے رک سکتا ہے خالق کائنات کا فرمان عالیشان ہے :(وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ)[۱۲]، اور اس نے تمھاری خاطر سورج اور چاند کو اس طرح کام پر لگادیا ہے کہ وہ مسلسل سفر میں ہیں تو میرے بھائیو! اللہ کا شکر ادا کرتے رہو اور سوچو کہ بالفرض چاند اپنے مدار سے باہر چلا جائے اور وہ اپنے راستے سے ہٹ جائے تو کیا ہوگا؟ اسی طرح اگر یہ چاند زمین کے اور زیادہ قریب آجائے یا اپنے وقت متعیّن سے لیٹ ہوجائے

توکیا ہوگا؟ لیکن ایسا نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کی قدرت نے اسے پابند کر رکھا ہے (هَذَا خَلْقُ اللَّهِ)[١٣]، یہ اللہ کی تخلیق ہے یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت رحیم وکریم ہے وہ بڑی تدبیر اور حکمت والا ہے اس نے چاند کے مختلف مرحلے اوراس کی متعدّد منزلیں بنائی ہیں اور فرمایاہے (لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ)[١٤]. تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں) کا حساب معلوم کرسکو

اللہ کی کاریگری میں غور وفکر کرنے والو! اس عظیم الشان اور روشن چاند کو باری تعالیٰ نے بنایاہے یہ اپنی عظیم جسامت اور تمام تراہمیت کے باوجود اپنے رب کا تابع ہے اوراپنے خالق جَلَّ جَلَالُہُ کا مکمل اطاعت گذار ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح کرتا ہے اور اس کی عظمت کے سامنے بندگی کرتا ہے اور اپنی عاجزی ظاہر کرتا ہے جیساکہ اللہ جَلَّ جَلَالُہُ نے فرمایاہے: (أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ)[١٥]، اے مخاطب کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے (اپنی اپنی حالت کے مطابق) سب عاجزی کرتے ہیں جو کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور سورج اور چاند بھی، پس اللہ کے نیک بندو! چاند کی تخلیق اور اس کی انوکھی بناوٹ میں غور کرو اور اس کے بے شمار فوائد کے بارے میں سوچو کہ کس طرح ہمارے ربّ نے ہماری عبادتوں کو چاند پر مرتب فرمایاہے[١٦] اور عبادات کواس کی حرکت کیساتھ مربوط کردیا ہے چنانچہ چاند کی رویت پر ماہ رمضان شرع اور ختم ہوتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایاہے، «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ»[١٧]، چاند دیکھکر روزہ رکھواور چاند دیکھکر روزہ چھوڑدیاکرو، چاندگرہن پر نمازکسوف مشروع کی گئی ہے اور چاند کے بدرِ کامل ہونے سے ایام بیض

کا علم ہوتا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے ہمارے لئے تین دنوں کا روزہ مشروع فرمایا ہے چاند ہی کی گردش سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت طے کیا جاتا ہے اسی سے حج کے متعیّن مہینوں کا علم ہوتا ہے خدائے عزّوجلّ نے فرمایا ہے ،﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾[۱۸] . لوگ آپ سے مہینوں کی ابتدا میں نکلنے والے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ انہیں بتادیجئے کہ یہ لوگوں کے (مختلف معاملات) اور حج کے اوقات متعیّن کرنے کے لیے ہیں

اللہ کی قدرت و صنعت میں غور کرنے والو! . چاند کے طلوع و غروب میں اور اس کے ہلال کی صورت میں نکلنے پھر بدرِ کامل ہونے میں عبرت کی نگاہ ڈالو اسی طرح اس کے باریک ہونے پھر مکمل ہونے میں اور ایک حالت سے دوسری حالت تک منتقل ہونے میں غور وفکر کرو خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے؛﴿وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ﴾[۱۹]، اور چاند ہے کہ ہم نے اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ جب (ان منزلوں کے دورے سے) لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے در حقیقت چاند کی کیفیت انسان کی زندگی کے بہت مشابہ ہے چنانچہ چاند کی طرح انسان بھی پیدائش کے وقت کمزور اور چھوٹا سا ہوتا ہے پھر مضبوط اور بڑا ہو جاتا ہے اور اپنی زندگی میں کمزوری اور طاقت کے مرحلوں سے گذرتا رہتا ہے بہر حال میرے دوستو ! چاند میں بہت ساری عبرتیں ہیں آپ حضرات نیا چاند دیکھنے کے وقت نبی کریم کی ﷺ اس دعا کا اہتمام کیا کریں :«اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ»[۲۰] . اے اللہ اس کو ہمارے لئے برکت ایمان سلامتی اور اسلام کا چاند بنادے

اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہی ہے اور سورۂ فلق پڑھکر اندھیری رات کے شر سے اللہ کی پناہ چاہا کریں ﴿مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ﴾، اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے یعنی ہر اس آفت اور برائی سے جو چاند کے غائب ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے[٢١]، اور اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے معمول مبارک کی پیروی کریں کیونکہ آپ ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ہے: «يَا عَائِشَةُ، اسْتَعِيذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا -وَأَشَارَ إِلَى الْقَمَرِ- فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ»[٢٢]. اے عائشہ! اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہو، یعنی اس کے چھپنے کے وقت جو اندھیر پھیلتا ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہو کائنات میں غور وفکر کرنے والو! آج کائناتی علم بہت زیادہ ترقی کر چکا ہے اور اس میدان میں امارات نے بہت زیادہ سائنسی تحقیق کی ہے اور اس موضوع پر بہت کچھ دریافت کیا ہے جسکی بدولت ریسرچ کرنے والوں کو تحریک ملتی ہے ان کے ذہنوں کو ترغیب ملتی ہے اور مؤمنوں کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا ہے[٢٣]، یا اللہ! اپنی کائنات کی نشانیوں میں ہم سب کو غور کرنے والا اور اپنی عظیم نعمتوں پر شکر کرنے والا بنا دے اور اپنی ذات بابرکات اور اپنی عظیم سلطنت پر ایمان ویقین رکھنے والا بنادے نیز اپنے اس فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمادے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[٢٤]. اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی

أَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ﴿الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا﴾[٢٥]، بڑی بابرکت ہے اس کی شان جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں ایک روشن چراغ یعنی سورج اور نور پھیلانے والا چاند بنایا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَشَرِ، مَنْ كَانَ وَجْهُهُ «أَحْسَنَ مِنَ الْقَمَرِ»[٢٦]. وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ الْغُرَرِ.

میرے نمازی بھائیو! عزیز دوستو! بلا شبہ چاند کی لمبائی و چوڑائی اور اس کی بڑائی اور انوکھی بناوٹ ان چیزوں میں ہے جس میں غور کرنے سے بندے کا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور اپنے رب کے وجود اور اس کی عظمت پر اس کا یقین پختہ ہوتا ہے چاند کو ایسے وقت میں دیکھنا جبکہ وہ بدرِ کامل ہو چکا ہو اور اس کا حسن و جمال مکمل ہو چکا ہو یہ دیکھنا ہمیں ایک ہیبت ناک دن کی یاددہانی کراتا ہے اور جنت کی عظیم الشان نعمتوں کی بھی یاد دلاتا ہے جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں اس طرح بشارت دی ہے: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً»[٢٧]. سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ پھر جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے آسمان پر موتی کی طرح چمکنے والے سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی طرح روشن ہوں گے ان کے چہرے چمک رہے ہوں گے اور ان کے دل خوشی سے لبریز ہوں گے اور وہ لوگ اپنے رب کے دیدار کے مشتاق ہوں گے، ﴿وُجُوهٌ

يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ* إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ[۲۸]، اس دن بہت سے چہرے شاداب ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ، رسول اللہ ﷺ نے دیدارِ باری تعالی کی کیفیت اس طرح بیان فرمائی ہے: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ»[۲۹].

بلاشبہ عنقریب تم اپنے رب کا اسی طرح دیدار کروگے جیسے تم لوگ اس چاند کو دیکھتے ہو تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی مشقت نہیں ہوگی یعنی تم بلا کسی تکان اور مشقت کے بالکل واضح اور عیاں طور پر اپنے رب کا دیدار کروگے آئیے ہم بھی دعا کریں یا اللہ ہمیں اپنی نعمتوں والی جنت میں داخل فرمادے اور اس میں اپنے روئے مبارک کے دیدار سے ہمیں سرفراز فرمادے** وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ يَا مَنْ مَلَأْتَ هَذَا الْكَوْنَ بِبَرَاهِينِ وَحْدَانِيَّتِكَ، وَدَلَائِلِ قُدْرَتِكَ؛ مِنْ كَوَاكِبَ وَأَقْمَارٍ، وَنُجُومٍ وَأَفْلَاكٍ، اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، لَكَ عَابِدِينَ، وَفِي عَظِيمِ خَلْقِكَ مُتَأَمِّلِينَ، يَا رَبَّنَا يَا أَللَّهُ، يَا مَنْ خَضَعَتْ لِقُدْرَتِهِ السَّمَوَاتُ، وَخَرَّتْ لِعَظَمَتِهِ الْمَجَرَّاتُ، وَسَبَّحَتْهُ جَمِيعُ الْكَائِنَاتِ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى، وَصِفَاتِكَ الْعُلَى؛ أَنْ تُكْرِمَ بِأَوْفَى الثَّوَابِ وَأَجْزَلِهِ، وَأَحْسَنِ الْجَزَاءِ وَأَعْظَمِهِ؛ مَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، وَلِمَنْ عَمَرَهُ بِعِبَادَتِكَ وَذِكْرِكَ، طَلَبًا لِمَرْضَاتِكَ، وَالْفَوْزِ بِجَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَاصْرِفْ عَنْهَا شَرَّ الْأَشْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا قَهَّارُ، وَعُمَّ اللَّهُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَالْمَحَبَّةِ وَالِاطْمِئْنَانِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ

حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِك وَغُفْرَانِك. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلاَ تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.(**وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ**)[٣٠]. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الأنعام: ٩٦.
(٢) الأنبياء: ٣٣.
(٣) يونس: ٦.
(٤) آل عمران: ١٩١.
(٥) متفق عليه.
(٦) وردت بلفظ (القمر) في ستة وعشرين موضعًا، وبلفظ (الأهلة) مرة، وبلفظ: (غاسق) مرة.
(٧) المدثر: ٣٢.
(٨) الانشقاق: ١٨.
(٩) يونس: ٥.
(١٠) الرعد: ٢.
(١١) يس: ٤٠.
(١٢) إبراهيم: ٣٣.
(١٣) لقمان: ١١.
(١٤) يونس: ٥.
(١٥) الحج: ١٨.
(١٦) تفسير ابن كثير: (١٨٢/٧).
(١٧) متفق عليه.
(١٨) البقرة: ١٨٩.
(١٩) يس: ٣٩.
(٢٠) الترمذي: ٣٤٥١، وأحمد: ١٣٩٧.
(٢١) تفسير الماوردي: (٣٧٤/٦).
(٢٢) الترمذي: ٣٣٦٦.
(٢٣) الفتح: ٤.
(٢٤) النساء: ٥٩.
(٢٥) الفرقان: ٦١.
(٢٦) الترمذي: ٢٨١١.
(٢٧) متفق عليه.
(٢٨) القيامة: ٢٢-٢٣.
(٢٩) متفق عليه.
(٣٠) العنكبوت: ٤٥.